السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے جس کے باپ نے نکاح کا پیغام دینے والے کے باپ کی بیوی کا دودھ پیا ہے تو اس کا اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے؟ جبکہ دودھ پلانے والی عورت کہتی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے مرد کو کتنا دودھ پلایا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لڑکی کا باپ پیغام نکاح دینے والے کا علاتی بھائی ہے تو اس طرح جس لڑکی کو پیغام نکاح دیا گیا ہے وہ پیغام دینے والے کے رضاعی بھائی کی بیٹی ہوئی، اور پیغام دینے والا مخطوبہ کا چچا ہوا۔

رہا اس عورت کا قول جس نے دودھ پلایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے اس آدمی کو کتنی بار دودھ پلایا، یہ رضاعت کے حکم کو زائل کر دیتا ہے کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے:

"قرآن مجید میں جو آیات نازل ہوئی ہیں ان میں دس معلوم رضعات والی آیت بھی تھی جن سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی تھی، پھر ان کو پانچ معلوم رضعات سے منسوخ کر دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے اور رضعات کا حکم اسی (پانچ رضعات) پر باقی رہا۔"[1]

اور جب رضعات کی تعداد میں اختلاف ہو جائے تو حرمت رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا کیونکہ پانچ رضعات کا معلوم و متحقق ہونا ضروری ہے۔

جبکہ ورع اور احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائل اس لڑکی سے شادی کا خیال ترک کر دے اور کسی اور کو پیغام نکاح دے لے لیکن وہ لڑکی اس سائل کے لیے حرام نہیں ہوگی کیونکہ حرمت پیدا کرنے والی رضاعت کا ثبوت نہیں ہے۔ اور اگر وہ اس لڑکی سے نکاح کا اقدام کر لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ عمومی طور پر رضاعت کا ثبوت نہیں ہے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1] صحیح مسلم رقم الحدیث (1452)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 556

محدث فتویٰ